

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

شانِ عثمانِ غنی

www.sirat-e-mustaqeem.com



ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا تُوَكَّلَ اللّٰهِ

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سُنَّتِ اعتکاف کی نیت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے،

نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرودِ پاک کی فضیلت:

حضرت سیدنا شیخ ابو الحسنِ بَسْطَامی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی

بارگاہ میں دُعا کی کہ مجھے خواب میں ابو صالح مُؤدِّن کی زیارت ہو جائے۔“ میری دُعا مقبول ہوئی، چنانچہ

ایک رات میں نے ان کو خواب میں بڑی اچھی حالت میں دیکھا۔ میں نے ان سے دریافت کیا: ”اے ابو

صالح! اپنے یہاں کی کچھ خبر دیجئے۔“ انہوں نے جواب دیا: اے ابو الحسن! اگر میں نے سرکارِ نادرِ صَلَّی

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں ہلاک ہو جاتا۔“

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللّٰہ... الخ، ص ۲۶۰)

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنم ہی تھا میں تو جاتا مجھے سرکارِ نہ جانے نہ دیا

(سلمانِ بخشش، ص ۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ مِنْ عَمَلٍ“ مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (الْعَجْمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِي ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دومنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیانِ سُننے کی نیتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیانِ سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اذْكُرُوا اللّٰهَ، تَوْبُوا اِلَى اللّٰهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحَہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیانِ کرنے کی نیتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضَا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❀ دیکھ کر بیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 4361) میں وارد اس فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوا عَنِّيْ وَلَوْ اٰتِئَةً۔ یعنی ”پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اغلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا

ﷺ مدنی قافلے، مدنی انعامات، نیز علاقائی دَوَرہ برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَعْبَتِ دِلَاوُس گا ﷺ تہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ﷺ نظر کی حِفَاظَت کا ذہن بنانے کی خاطر حتی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّوْاْ عَلٰى الْحَبِیْب!

بے مثال واقعہ:

مُتَقَوْل ہے، اَمِیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن خطاب اور اَمِیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سرکارِ والا تبار، شفیق روزِ شُمارِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کسی کام میں مشغول تھے کہ نمازِ عَصْر کا وَقْتُت ہو گیا۔ حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کو آگے بڑھ کر اِمَامَت کرانے کا کہا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے عَرْض کی: آپ اس کے مجھ سے زیادہ حَق دار ہیں کہ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو مُقَدَّم فرمایا اور آپ کی تعریف کی۔ حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے سرکارِ مدینہ، قَرَارِ قَلْب و سینہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ اِرشاد فرماتے سُنّا: ”عثمان کتنا اچھا انسان ہے، میرا داماد ہے اور میری دو بیٹیوں کا شوہر ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس میں میرا نور اِکٹھا کر دیا ہے۔“ حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنّا ہے کہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عُمَر کے ذریعے اسلام کو مکمل فرمایا۔ حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا، کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سُنّا ہے کہ: عثمان سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سُنّا ہے کہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عُمَر کے ذریعے دِیْن کی تکمیل فرمائی اور مُسلمانوں کو عزت بخشی۔ حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا

کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ: عثمان قرآنِ پاک کو جمع کرے گا اور یہ رَحْمَنُ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عُثْمَانُ غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا کہ: عمر کتنا اچھا انسان ہے، بیواؤں اور یتیموں کی خبر گیری کرتا ہے، اُن کے لئے اس وقت کھانا لاتا ہے جب لوگ عالمِ خواب میں ہوتے ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جَیْشُ الْعُسْمَہ (یعنی غزوہ تبوک کا لشکر) تیار کرنے والے عثمان کی مغفرت فرمادی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا، کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ دُعا فرماتے سنا کہ: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! عُمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو عِزَّت عطا فرما! اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام فاروق رکھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ذریعے حق و باطل کے درمیان فرق کیا۔ اس واقعہ کی خبر جب حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دونوں کے لئے دُعا فرمائی اور ایک دوسرے سے حُسنِ اَدَب کے ساتھ پیش آنے پر ان کی تعریف فرمائی۔

(الروض الفائق، ص: ۳۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی آپس میں محَبَّت و اُلْفَت اور ایک دوسرے کا احترام کرنے کا مقدَّس جذبہ معلوم ہوا وہیں سَیِّدُنا فَاَرْوَقُ اَعْظَم اور سَیِّدُنا عُثْمَانُ غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُمَا کی عظمت و شان بھی واضح ہو گئی۔ مزید اس سے یہ مدنی پھول بھی ملا کہ جب صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ایک دوسرے کے مقام و مرتبے کا احترام کرتے ہیں، تو ہمیں تو ان کی عظمت و شوکت کو خوب خوب بیان کرنا چاہیے اور نہ صرف خود ان کی محَبَّت کو اپنے دل میں بٹھائے رکھیں بلکہ اپنی اولاد کو بھی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محَبَّت اور ان کا اَدَب سکھائیں۔ اس کا ایک بہترین

ذریعہ یہ بھی ہے کہ اپنے بچوں کو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کے واقعات سنائیں، ان کی سیرت و کردار کے بارے میں بتائیں اور ان کے طریقے پر چلنے کی ترغیب بھی دلائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے 695 صفحات پر مُشمِل کتاب ”اللہ والوں کی باتیں (جلد اول)“ شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے، اس کتاب میں 97 صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کے مختصر حالات و واقعات کے ساتھ ساتھ بے شمار مدنی پھول بھی جا بجا اپنی خوشبوئیں لٹا رہے ہیں۔ آپ بھی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کر لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ہم اپنے اسلاف کی سیرت و کردار سے واقف ہو کر ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش بھی کریں گے۔ اسی طرح مکتبۃ المدینہ کی ایک اور بڑی پیاری کتاب ”کراماتِ صحابہ“ کا مطالعہ فرمائیں، اسی طرح صحابہ کی سیرت کے متعلق مکتبۃ المدینہ کی ایک اور بہت ہی پیاری کتاب ہے، اس کا نام ”خلفائے راشدین“۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام نامی، اسم گرامی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سب سے افضل و اعلیٰ ہمارے آقا و مولا، تاجدارِ انبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، اسی طرح دیگر تمام انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اصحاب میں بھی سب سے افضل مقام ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کرام رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کا ہے اور صحابہ کرام رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن میں سب سے افضل خُلفائے راشدین (یعنی امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق، امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی اور امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن) ہیں۔ آج ہم ان خُلفائے عظام میں سے تیسرے خلیفہ راشد، امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان و عظمت کے بارے میں سنیں گے۔ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نامِ اسمِ گرامی رَمانہ جالِیَّت (اسلام لانے سے پہلے) اور زمانہ

اسلام دونوں میں ”عثمان“ ہی رہا۔ (ریاض النضرہ، ج ۲، ص ۵)۔

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نسب کی افضلیت:

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو یہ عظیم سعادت حاصل ہے کہ آپ کا نسب پانچویں پشت میں حضرت سیدنا عبد مناف پر جا کر سیدنا ابیہ، رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب مبارک سے جاملتا ہے۔ اس طرح امیر المؤمنین حضرت سیدنا مولا علی شیر خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالَى وَجْہُہُ الْکَرِیْم کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا نسب سب سے کم یعنی فقط پانچ (5) واسطوں سے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب سے جاملتا ہے۔ (ریاض النضرہ، ج ۲، ص ۵ ماخوذاً)

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی کُنیت اور اس کی وجہ:

زمانہ جاہلیت میں (اسلام لانے سے پہلے) آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی کُنیت ”ابو عمرو“ تھی، بعد میں جب اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے محبوب، دانا، غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لُحْتِ جگر حضرت سیدنا رقیہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہَا سے نکاح ہوا، ان سے ایک شہزادے حضرت سیدنا عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کی ولادت ہوئی تو ان کے نام سے کُنیت ”ابو عبد اللہ“ رکھ لی۔ پھر آپ کے ایک اور بیٹے حضرت سیدنا عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کی ولادت ہوئی تو ان کے نام سے کُنیت ”ابو عمرو“ رکھ لی، دونوں مشہور ہیں لیکن ”ابو عمرو“ زیادہ مشہور ہے۔ (طبقات کبری، عثمان بن عفان، ج ۳، ص ۳۹، ریاض النضرہ، ج ۲، ص ۶)

دورِ جاہلیت میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے اوصاف:

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ زمانہ جاہلیت میں بھی اپنی قوم کے شریف اور عزت دار لوگوں میں شمار کیے جاتے تھے۔ طبیعت کا جمال، آپ کے جلال پر غالب تھا، یہی وجہ ہے کہ نہایت ہی شیریں کلام فرماتے تھے، بہت ہی شفیق و مہربان تھے۔ جاہ و حشمت (شان و شوکت) کے مالک، نہایت ہی مالدار مگر شرم و حیا کے پیکر تھے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کی ذات مبارکہ تمام صفاتِ رفیقاہ (بُری صفات) سے پاک

تھی، بلکہ جاہلیت کے دور میں بھی آپ ایسی باکمال صفات سے مُتَّصِف تھے کہ خود قُریش کے لوگ بھی آپ سے بے پناہ مَحَبَّت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ، قُریش کی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مَحَبَّت اتنی مشہور تھی کہ صَرَبُ الْمَثَل بن گئی اور مائیں جب رات کو اپنے بچوں کو سلاتیں تو انہیں اپنا پیار جتاتے ہوئے یوں کہتیں: ”أُحِبُّكَ وَالرَّحْلُنُ حُبُّ قُرَيْشٍ عُثْمَانُ۔ یعنی میں اور میرا رب عَزَّ وَجَلَّ تجھ سے مَحَبَّت کرتے ہیں، جیسے قُریش (سیدنا) عُثْمَانِ غنی (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) سے مَحَبَّت کرتے ہیں۔“ (تاریخ ابن عساکر، ج ۳۹، ص ۲۵۱، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

سرِ پائے اقدس:

امیرِ المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بہت خوبصورت خلیے کے مالک اور انتہائی خوبصورت انسان تھے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا قد مبارک نہ بالکل چھوٹا تھا اور نہ ہی بہت بڑا بلکہ مُتَوَسِّط تھا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا چہرہ نہایت ہی حسین و جمیل، رنگ سُرخِی مائل گورا (یعنی گلابی) تھا۔ دونوں رُخسار بڑے بڑے، کان لمبے، مبارک دانت نہایت ہی خوبصورت، سینہ مبارک چوڑا، دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ ہونے کے ساتھ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی پنڈلیاں مضبوط اور دیدہ زیب، جبکہ بازو مبارک قدرے لمبے تھے۔ سرِ اقدس پر گھنگھریالی زلفیں نہایت ہی گھنی اور کانوں کے نیچے تک تھیں۔ امیرِ المؤمنین حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور امیرِ المؤمنین حضرت سیدنا مولا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالَى وَجْہُہُ الْکَرِیْم کی داڑھی کی طرح آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی داڑھی بھی گھنی تھی۔ جلد باریک لیکن سنہری بالوں سے پُر تھی، اس قدر حُسن و جمال اور خوبصورتی کے مالک ہونے کے باوجود آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ شرم و حیا کے پیکر تھے۔

(طبقات کبری، عثمان بن عفان، ج ۴، ص ۴۲، الاصابہ، عثمان بن عفان، ج ۴، ص ۷۷، ریاض النضرہ، ج ۲، ص ۶)

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ انتہائی مالدار ہونے کے باوجود قیمتی لباس پہننے کے بجائے حُضُورِ انوار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لباس کی پیروی کیا کرتے تھے اور عشق و مَحَبَّت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ظاہری خلیہ

بھی پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کا آئینہ دار ہو۔ چنانچہ

لباس میں بھی اِتِّبَاعِ سُنَّت:

حضرت سَیِّدُنا سَلَمَہ بن اَحْمَد رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ سے روایت ہے کہ اَمِیرُ الْمُؤْمِنین حضرت سَیِّدُنا

عُثْمَانِ غنی رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کا تہبند نصف پنڈلی تک ہوا کرتا اور اس کی وجہ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ اِرشاد فرمایا

کرتے کہ ”لِهٰذَا کَانَ اِذَا رَءَا صَاحِبِیْ یعنی نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تہبند بھی اسی طرح (یعنی

نصف پنڈلی تک) ہوتا تھا۔“ (اشمال الحمدیہ، باب ماجاء فی صفۃ ازار۔۔ الخ، ص ۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیرُ الْمُؤْمِنین حضرت سَیِّدُنا عُثْمَانِ غنی رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کا سُنَّتِ

رسول پر عمل کا جذبہ مرحبا! آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ لباس پہننے میں بھی نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

پیروی فرمایا کرتے۔ ہمیں بھی سُنَّت کے مطابق بدن پر سفید لباس، سر پر زلفیں نیز گنبدِ خضریٰ کی

یادوں سے مال مال سبز سبز عمامہ، چہرے پر شریعت کے مطابق ایک مٹھی داڑھی، آنکھوں میں سرمہ،

سر میں تیل لگا کر سُنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر بن جانا چاہیے اور فیشن والے تنگ و چُشت لباس پہننے سے

نہ صرف خود بچنا چاہیے بلکہ دوسروں کو بھی شَفَقَت و مَحَبَّت سے سمجھاتے ہوئے سُنّتوں پر عمل کی ترغیب

دلانی چاہیے۔

صَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَیْ مُحَمَّد

صَلَّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے اب اَمِیرُ الْمُؤْمِنین حضرت سَیِّدُنا عُثْمَانِ غنی رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ

عَنْہُ کے چند اَلْقَابات اور ان کی وُجُوہات سُنّتے ہیں۔

پہلا لقب، ذُو النُّوْرِین:

اَمِیرُ الْمُؤْمِنین حضرت سَیِّدُنا عُثْمَانِ غنی رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کا ایک مشہور و معروف لقب ”ذُو النُّوْرِین

یعنی دو نور والا“ بھی ہے۔ اس لقب کی زیادہ مشہور وجہ یہ ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیاں حضرت سیدتنا زینہ اور حضرت سیدتنا ام کلثوم رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُمَا آئیں، اسی وجہ سے آپ کو ”ذوالنورین“ کہا جاتا ہے۔ (تہذیب الاسماء، باب العین والشاء المثنیہ ج ۱، ص ۴۵۳) اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نور کی سرکار سے پایا دو شالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا
(حدائق بخشش، ص ۲۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

ذو القرب، جامع القرآن:

آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کا ایک لقب ”جامع القرآن“ بھی ہے۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے اپنے عہد میں امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کے مشورے سے متفرق مقامات سے قرآن پاک کے تمام صحائف جمع کر لیے تھے، مگر اس میں تین (3) کام باقی تھے، جمع کیے گئے صحائف کو ایک مصحف میں نقل کرنا، پھر اس ایک مصحف کے مختلف نسخے اسلامی ممالک کے بڑے بڑے شہروں میں تقسیم کرنا اور سب کو لہجہ قریش پر پڑھنے کا حکم دینا۔ یہ تینوں کام اللہ عَزَّوَجَلَّ نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ سے لیے اور قرآن عظیم کا جمع کرنا وعدۃ الہیہ کے مطابق تام و کامل (مکمل) ہوا، اس لیے امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کو ”جامع القرآن“ کہتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۶، ص ۴۵۲، فیضان صدیق اکبر، ص ۴۱۹، طحطا)

تمہیں کو جامع قرآن کا حق نے دیا منصب
عطا قرآن کو کر کے جمع کی اُمت کو آسانی

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

تیسرا لقب، مُجَهِّزُ جَيْشِ الْعُسْرَةِ:

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا ایک لقب ”مُجَهِّزُ جَيْشِ الْعُسْرَةِ“ بھی ہے، جس کا معنی ہے تنگی والے لشکر کی مالی معاونت کرنے والا۔ جنگِ تبوک کے موقع پر جو اسلامی لشکر تیار ہوا تھا اسے جَيْشِ الْعُسْرَةِ کہا جاتا ہے کیونکہ غزوہ تبوک نہایت ہی دشوار مقام اور شدید گرمی کے موسم میں ہوا۔ حضرت سیدنا عبدالرحمن بن خباب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ میں بارگاہِ نبوی عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام میں حاضر تھا اور حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کو ”جَيْشِ عُسْرَت“ (یعنی غزوہ تبوک) کی تیاری کیلئے ترغیبِ اِشَاد فرما رہے تھے۔ حضرت سیدنا عثمان بن عفان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اُٹھ کر عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پالان اور دیگر مُتَعَلِّق سامان سمیت سو (100) اُونٹ میرے ذمے ہیں۔ حضور سرِ اُپا نور، فیضِ گنجبور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ سے پھر ترغیباً فرمایا۔ تو حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ دوبارہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں تمام سامان سمیت دو سو (200) اُونٹ حاضر کرنے کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ دو جہاں کے سلطان، سرورِ دیشان صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ سے پھر ترغیباً اِشَاد فرمایا تو حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں مع سامان تین سو (300) اُونٹ اپنے ذمے قبول کرتا ہوں۔ یہ سُن کر پیارے آقا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت خوش ہوئے۔ اسی لیے آپ کو ”مُجَهِّزُ جَيْشِ الْعُسْرَةِ“ یعنی تنگی والے لشکر کی مالی معاونت کرنے والا کہتے ہیں۔ (ترمذی، کتاب المناقب، مناقب عثمان بن عفان،

اِیامُ الْأَسْخِیاءِ! کر دو عطا حصہ سخاوت کا
فَنَاعَتِ ہو عِنایت، دیں نہ دَوْلَت کی فَرادانی
(وسائلِ بخشش، ص ۵۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل کچھ لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی جذبات میں آکر چندہ دینے کا لکھو اتو دیتے ہیں مگر جب دینے کی باری آتی ہے تو ان پر بھاری پڑ جاتا ہے، حتیٰ کہ بعض تو دیتے بھی نہیں! مگر قُرْبان جائیے! محبوبِ مُصطفیٰ، سَیِّدُ الْأَسْخِیاءِ، عُثْمَانُ باحِیَا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے جُود و سخا پر کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے اعلان سے بہت زیادہ چندہ پیش کیا۔ مُفسِّرِ شہیر، حَکِیْمُ الْأُمّتِ، حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ اِسْ حَدِیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ تو ان کا اعلان تھا مگر حاضر کرنے کے وقت آپ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) نے 950 اُونٹ، 50 گھوڑے اور 1000 اَشْرَفِیَاں پیش کیں، پھر بعد میں 10 ہزار اَشْرَفِیَاں اور پیش کیں۔ (مفتی صاحب رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ مزید فرماتے ہیں) خیال رہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے پہلی بار میں ایک سو (100) کا اعلان کیا، دوسری بار 100 اُونٹ کے علاوہ اور 200 کا، تیسری بار اور 300 کا کل 600 اُونٹ (پیش کرنے) کا اعلان فرمایا۔

(مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۳۹۵، از کرامات عثمان غنی، ص ۶)

مجھے اپنی سخاوت کے سَمُنْدَر سے کوئی قَطْرہ
عطا کر دو نہیں دَرَکار مجھ کو تاجِ سُلطانی
(وسائلِ بخشش، ص ۵۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

چوہتِ القُب، صَاحِبُ الْهَجْرَتَیْنِ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جس طرح

دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے اپنا مال لٹاتے تھے، اسی طرح خود بھی پیچھے نہیں رہتے تھے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ان چند صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ میں سے ہیں جنہوں نے راہِ خدا میں دوبار ہجرت کی، ایک بار حبشہ کی طرف اور دوسری بار مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیفاً کی طرف۔ اسی لیے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ”صاحبِ الہجرتین“ کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ جس کا مطلب ہے دو ہجرتیں کرنے والا۔

(طبقات کبری، عثمان بن عفان، ج ۳، ص ۲۰، اسد الغابہ، عثمان بن عفان، ج ۱، ص ۲۹، کرامات عثمان غنی، ص ۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

اللہ تَعَالَى عَنْهُ کو آپ کی عظمت کے پیشِ نظر کن کن القابات سے یاد کیا جاتا ہے۔ یقیناً ایک آدمی کے عمدہ اوصاف جتنے زیادہ ہوں گے اتنا ہی اسے اچھے القاب اور اچھے انداز سے یاد کیا جائے گا۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا اتنے القابات کا ہونا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی عظمت و شان کی علامت ہے۔

احادیثِ مبارکہ اور شانِ عثمان غنی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ایک غلام تو اپنے آقا کی عنایتوں اور اس

کے لطف و کرم کے سبب اس کی تعریف میں رَطَبُ اللِّسَان رہتا ہے۔ لیکن کمال یہ ہے کہ جب آقا بھی اپنے غلام کی خوبیوں پر اس کی تعریف کرے اور اس سے قائم ہونے والے والہانہ تعلق کا اظہار کرے۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا شمار بھی ان خوش نصیب صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے کہ جن کے حق میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لبِ جاں بخش نے کئی بار جُنُبِش

فرمائی، کبھی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دربارِ رسالت عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے جَنّت کا مُرشد عطا ہوا، تو کبھی آپ کو میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا جَنّتی رفیق قرار دیا، کبھی آپ کو کامل حیا کی سَند عطا فرمائی تو کبھی آپ کی شفاعت کے ذریعے لوگوں کے جَنّت پانے کا اعلان فرمایا۔ آئیے شانِ عثمانِ غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مُتَعَلِّق چار (4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. عثمان مجھ سے ہے اور میں عثمان سے ہوں۔ (تاریخ دمشق، ۳۹/۱۰۲)
2. جَنّت میں ہر نبی کا ایک رفیق ہو گا اور میرے رفیق عثمان بن عفّان ہیں۔ (تاریخ دمشق، ۳۹/۱۰۲)
3. بروزِ قیامت عثمان کی شفاعت سے ستر ہزار (70000) ایسے آدمی بلا حساب جَنّت میں داخل ہوں گے جن پر جہنّم واجب ہو چکی ہو گی۔ (تاریخ دمشق، ۳۹/۱۲۲)
4. حیا ایمان سے ہے اور میری اُمت میں سب سے زیادہ حیا دار عثمان ہیں۔ (تاریخ دمشق، ۳۹/۹۲)

میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی شرم و حیا کے بھی کیا کہنے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی آپ سے حیا فرماتے ہیں۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہمیشہ نہایت عمدہ اوصاف کے حامل رہے، یہاں تک کہ زمانہ جاہلیّت میں بھی کئی بُرائیوں سے دُور رہے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ خود اپنے بعض اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں نے نہ کبھی فُضُولِ اشعار گنگنائے اور نہ ہی ان کی تمثاکی، زمانہ جاہلیّت اور زمانہ اسلام دونوں میں کبھی شراب نہ پی اور جب سے میں نے دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیعت کی ہے، تب سے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہیں چھوا۔ (تاریخ ابن عساکر، ج ۳۹، ص ۲۵) مزید فرماتے ہیں: میں بند کمرے میں غُسل کرتا ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کی وجہ سے سَمٹ جاتا ہوں۔ (مرقاۃ المفاتیح ج ۸ ص ۸۰۳، تحت الحدیث ۵۰۷۱)

میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو اُمیدِ المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی شرم و حیا تھی، جبکہ ہمارے ہاں بے شرمی و بے حیائی کا عالم یہ ہے کہ بعض لوگ ٹی وی پر فلموں ڈراموں کے

فُحْش (بیہودہ) مناظر کبھی تنہا تو کبھی پوری فیملی کے بیچ میں بڑی دلچسپی سے دیکھتے ہیں، اب تو معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہ اس قدر عام ہو گیا ہے کہ موبائل و انٹرنیٹ کے ذریعے نہ جانے کیسے کیسے گناہوں کا ارتکاب آسانی کیا جاتا ہو گا۔ سوشل میڈیا کے ذریعے ترقی کی منازل کی تلاش اور دُنوی معلومات سے اپنے آپ کو ہر وقت اپ ڈیٹ رکھنے کی سوچ میں شاید کئی لوگ گناہوں کے سمندر میں اتر کر اپنے قیمتی وقت کو برباد کرتے ہوں گے، شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں بیہودہ فنکشنز (Function) کا انتظام کیا جاتا ہے، جن میں مرد و عورت کا اختلاط (میل جول) اور ہنسی مذاق کیا جاتا ہے۔ اکثر گھر سینما گھروں اور اکثر مجالس نقار خانوں (یعنی نوبت و ڈھول وغیرہ بجانے کی جگہوں) کا سماں پیش کرتی ہیں، بے پردہ خواتین شرم و حیا کو بالائے طاق رکھتے ہوئے گلی بازاروں کی زینت بنتی ہیں تو مرد بھی اپنی آنکھوں سے حیا دھو ڈالتے ہیں اور ایسی خواتین کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا گویا کہ اپنا حق سمجھتے ہیں۔ الغرض ہمارا معاشرہ فحاشی، عُریانی و بے حیائی کی آگ کی لپیٹ میں بڑی تیزی سے آتا جا رہا ہے، جس کے سبب خاص کر نئی نسل اخلاقی بے راہ روی و شدید بد عملی کا شکار ہوتی جا رہی ہے۔ ہمارے معاشرے میں حیا ختم ہونے کے سبب ہی ہم سرعام ناجائز و حرام کام اور ڈھیروں گناہ کرتے بالکل نہیں شرماتے۔ گالی دینا، ٹہمت لگانا، بدگمانی، غیبت، چُغلی، جھوٹ بولنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خُون بہانا، مسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پکارنا، شراب، جُوا، چوری، ڈکیتی، سُود و رشوت کا لین دین، ماں باپ کی نافرمانی، امانت میں خیانت، غُور و تکبر، حسد و ریاکاری، حُبِ جاہ، بخل و خُود پسندی وغیرہ وغیرہ گناہوں کا ارتکاب ہمارے معاشرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شرم و حیا ہمیں چھو کر بھی نہیں گزری۔ ہمارا معاملہ تو یہ ہو چکا ہے کہ

دن لہو میں کھونا تھے، شب صبح تک سونا تھے

شرم نبی، خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (حداقِ بخشش)

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل میں خوفِ خدا بٹھانے اور شرم و حیا اپنانے کیلئے دعوتِ

اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفرِ اختیار کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور اپنی آخرت سنوارنے کیلئے روزانہ ”فکرِ مدینہ“ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کیجئے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایک مدنی مذاکرے میں مدنی انعامات کا رسالہ جمع کروانے کے حوالے سے مدنی پھول عطا فرماتے ہیں کہ: ”ہر روز فکرِ مدینہ کر کے مدنی انعامات کے رسالے کے خانے پُر کریں اور ذمہ دار کو ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو جمع کروادیں، 10 تاریخ کا انتظار نہ کریں۔“ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیجئے اور دعوتِ اسلامی کا ہر دل عزیز 100 فیصد اسلامی چینل ”مدنی چینل“ خود بھی دیکھتے رہیے اور دوسروں کو بھی دیکھنے کی ترغیب دلاتے رہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت عثمان کا مسلمانوں کے لیے پانی خریدنا:

منقول ہے کہ جب مہاجرین، مکہ معظمہ رَاَدَہَا اللہُ شَرَفَا وَ تَعَفُّیًا سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ رَاَدَہَا اللہُ شَرَفَا وَ تَعَفُّیًا آئے تو یہاں کانمکین پانی انہیں راس نہ آیا۔ بنی غنار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی ملک میں پانی کا ایک میٹھا چشمہ تھا جسے ”زُؤْمہ“ کہا جاتا تھا۔ وہ اس کی ایک مشک ایک ”مُد“ کے عوض بیچتے تھے۔ رحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن سے فرمایا: یہ چشمہ میرے ہاتھ ایک چشمہ بہشت (جنتی چشمے) کے عوض بیچ دو۔ انہوں نے عرض کی: ”یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا اور میرے بچوں کا گزر بسر اسی پر ہے، مجھ میں ایسا کرنے کی استطاعت نہیں۔“ جب یہ خبر حضرت سَیِّدُنَا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تک پہنچی تو آپ نے وہ چشمہ مالک سے پینتیس ہزار (35000) درہم میں خرید لیا، پھر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: ”یا رَسُوْلَ اللہ اَنْتَ جَعَلْتَ لِیْ مِثْلَ الَّذِیْ جَعَلْتَهُ لَہٗ عَیْنًا فِی الْجَنَّةِ اِنْ اَشْرَیْتُہَا؟“ یعنی یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا جس طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس شخص کو جنتی چشمہ عطا فرما رہے تھے، اگر میں یہ چشمہ اس سے خرید لوں تو

حُضُور مجھے عطا فرمائیں گے؟“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے عَرَض کی: میں نے وہ چشمہ خرید کر مسلمانوں پر وقف کر دیا۔ (معجم کبیر، بشیر الاسلامی ابوبشر، ج ۲، ص ۴۱)

سرکار سے پائیں گے مُرادوں پہ مُرادیں
دربار پہ دُربار ہے عُثمانِ غنی کا

(ذوقِ نعت، ص: ۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جس وقت مسلمانوں کو پانی کے حوالے سے شدید پریشانی تھی تو آنیئرالمومنین حضرت سَیدُنا عُثمانِ غنی رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے وہ پُورا چشمہ خرید کر راہِ خدا میں وقف کر دیا۔ ہمیں بھی چاہیے اگر کسی مسلمان کو پریشانی یا کسی مُصِیبت میں مبتلا دیکھیں اور اس کی حاجت پوری کرنے کی استطاعت رکھتے ہوں تو اس کی مُشکلات دُور کرنے کی کوشش کریں۔ وہ شخص بڑا ہی خوش نصیب ہے جو محتاجوں کی مدد کرتا، غریبوں کی دادرسی کرتا، غمگینوں کی غمگساری اور پریشان حالوں کی پریشانی دُور کرتا ہے کیونکہ جو مخلوق پر رَحْم کرتا ہے، اللہ کریم عَزَّوَجَلَّ بھی اس پر رَحْم و کرم کی ایسی بارش فرماتا ہے کہ اس کی زندگی میں ہر طرف بہاریں ہی بہاریں آ جاتی ہیں۔ آئیے! دو (2) فرامینِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں۔

1. جس نے مومن کی دُنیوی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دُور کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دُور فرمائے گا، جو دُنیا میں تنگ و سست کو آسانی فرماہم کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں اس کیلئے آسانیاں پیدا فرمائے گا، جو دُنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔ (مسلم،

کتاب الذکر والدعا، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن، رقم ۲۶۹۹، ص ۱۴۴)

2. جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلے، اس کا یہ عمل اس کے لیے دس (10) سال

اعتکاف کرنے سے بہتر ہے اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ایک دن اعتکاف کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اور جہنم کے درمیان تین (3) خُتَدَقِیں حائل فرمادیتا ہے اور ان میں سے دو (2) خُتَدَقِوں کا درمیان فاصلہ مشرق و مغرب کے فاصلے سے زیادہ ہے۔" (الترغیب والترہیب، کتاب البر والصلة، باب الترغیب فی قضاء حاج المسلمین.. الخ رقم ۸، ج ۳، ص ۲۶۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اپنے مُسلمان بھائیوں کی خبر گیری کرنے اور ان کی مُشکلات حل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اَمِیْن بِجَاهِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّد

باقی کوثر نے سیراب فرمادیا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو شخص اپنے مُسلمان بھائی کی حاجتوں کو پورا کرتا ہے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ بندہ بن جاتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ غیب سے اس کی حاجات کو پورا فرماتا ہے۔ چونکہ اَمِیرِ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنی ساری زندگی لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے، ان کی مُشکلات حل کرنے اور غریبوں کی مدد کرنے میں بسر فرمائی، اس لیے جب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر آزمائش آئی اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر پانی بند کر دیا گیا تو جنابِ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود آکر حضرت عثمانِ غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو سیراب فرمایا۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن سلام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ جن دنوں باغیوں نے اَمِیرِ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مکانِ رَفِیعِ الشَّان کا محاصرہ کیا ہوا تھا، اُن کے گھر میں پانی کی ایک بوند تک نہیں جانے دی جا رہی تھی اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پیاس کی شدت سے تڑپتے رہتے تھے۔ میں آپ سے ملاقات کے لیے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا: ”مَوْحِبًا بِاِنِّیْ لَے میرے بھائی! خوش آمدید۔“ پھر

اِرشاد فرمایا کہ اے عبدُ اللہ بن سلام! میں نے آج راتِ رحمتِ عالمیان، مدینے کے سلطان صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِس روشن دان میں دیکھا، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انتہائی مُشَقِّقانہ (یعنی ہمدردانہ) لہجے میں اِرشاد فرمایا: اے عثمان! ان لوگوں نے قید کر کے اور پانی بند کر کے تمہیں پیاس سے بے قرار کر دیا ہے؟“ میں نے عَرَض کی: ”جی ہاں۔“ تو فوراً ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ڈول میری طرف اُٹکا دیا جو پانی سے بھرا ہوا تھا، میں نے اُس میں سے پینا شروع کیا یہاں تک کہ سیراب ہو گیا اور اب اِس وقت بھی اُس پانی کی ٹھنڈک اپنی دونوں چھاتیوں اور دونوں کندھوں کے درمیان محسوس کر رہا ہوں۔ پھر حُضُورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: ”اِنْ شِئْتَ نَصْرَتُ عَلَیْہِمْ وَاِنْ شِئْتَ اَفْطَرْتُ عَنْدَنَا یعنی اگر تمہاری خواہش ہو تو میں ان لوگوں کے مقابلے میں تمہاری مدد کروں اور اگر تم چاہو تو ہمارے پاس آکر روزہ افطار کرو۔“ تو میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ پُر انوار میں حاضر ہو کر روزہ افطار کرنا پسند کیا۔ (حضرت سَیِّدنا عبدُ اللہ بن سلام رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں اس کے بعد رُخْصت ہو کر چلا آیا) اور اُسی روز باغیوں نے اَمِیرِ المؤمنین حضرت سَیِّدنا عثمانِ غنی رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کو شہید کر دیا۔ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ نَقْل فرماتے ہیں کہ ”حضرت علامہ ابنِ باطیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ کے قول کے مُطابِق اَمِیرِ المؤمنین حضرت سَیِّدنا عثمانِ غنی رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کے ساتھ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدار والا یہ واقعہ خواب میں نہیں بلکہ بیداری کی حالت میں پیش آیا۔“ (الحاوی للفتاویٰ، ج ۲، ص ۳۱۵، کرامات عثمانِ غنی، ص: ۱۲)

رکھا مَحْضُور ان کو، بند ان پر کر دیا پانی

شہادت حضرت عثمان کی بے شک ہے لائٹنی

(وسائلِ بخشش، ص ۵۸۵)

بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم اور اس کی عطا سے اُمیرِ المؤمنین حضرت سَیدُنا عثمانِ غنی رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کے تمام حالات ظاہر و آشکار تھے، ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے کئی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بے کسوں کے مددگار بھی ہیں جبھی تو فرمایا: ”اِنْ شِئْتَ نَصْرْتُ عَلَیْہُمْ یعنی اگر تمہاری خواہش ہو تو ان لوگوں کے مقابلے میں تمہاری امداد کروں؟۔“

وَسُؤَسَہ: اس روایت کو سُن کر ہو سکتا ہے شیطان کسی کے ذہن میں یہ وسوسہ ڈالے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذاتِ پاک کے ہوتے ہوئے، کسی غیر سے مدد مانگنے کی کیا ضرورت ہے؟ جب وہ اپنے بندوں کی سنتا ہے اور مدد بھی کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی سے مدد مانگنی چاہیے۔

جواب: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! یہ شیطان کا خوفناک وارہ ہے، اس طرح کی باتیں کرنے والے بعض اوقات اُنیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی توہین کر جاتے ہیں اور توہینِ انبیاء کے سبب کُفر میں جا پڑتے ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ایسے لوگوں کی صحبت سے نہ صُرف خود بچیں بلکہ دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں۔

غیر اللہ سے مدد مانگنا کیسا؟

اس وَسُؤَسَہ کی کاٹ کرنے کیلئے یہ یاد رکھئے! حقیقتاً مدد کرنا صُرف اور صُرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات کے ساتھ خاص ہے۔ اس کی عطا کے بغیر ایک ذَرَّہ بھی فائدہ نہیں دے سکتا، اُنیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ بھی اس کی دی ہوئی طاقت و اجازت سے مدد فرماتے ہیں۔ یہ اسی طرح ہے جیسے کسی فیکٹری یا کارخانے کا مالک وہاں کام کرنے والے مزدوروں پر ایک سپروائزر یا ناظم مقرر کرے اور پھر یہ حکم جاری کر دے کہ ماہانہ تنخواہ اسی سے وُصول کی جائے۔ اب اگر کوئی مزدور

یوں اعتراض کرے کہ مالک کے ہوتے ہوئے سُپر وائزر یا ناظم کی کیا ضرورت؟ اور ہم مالک کے ہوتے ہوئے کسی اور سے تنخواہ کیوں لیں گے؟ ہم تو مالک سے ہی پیسے لیں گے۔ تو یقیناً اس ملازم کی بات کو بیوقوفی اور مالک کی مخالفت ہی سمجھا جائے گا۔ کیونکہ سُپر وائزر کا تنخواہ دینا مالک کا ہی دینا ہے، حقیقتاً تنخواہ دینے والا مالک ہی ہے، سُپر وائزر اور ناظم تو اس کے قائم کیے ہوئے وسیلے ہیں۔ بالکل اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا اور ان نیک ہستیوں کا عطائے الہی سے امداد کرنا بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کا امداد فرمانا ہے۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہی اپنی عطا سے انہیں دادرسی کرنے پر مُقَرَّر فرمایا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنے کی ترغیب تو خود قرآن پاک میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ پارہ نمبر 1 سُورَةُ الْبَقَرَةِ، آیت نمبر 45 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اِشَاد فرماتا ہے:

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ
تَرْجَمَةُ کنزالایمان: اور صبر اور نماز سے مدد
(پارہ: ۱، بقرہ: ۴۵) چاہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور فرمائیے! اللہ عَزَّوَجَلَّ حکم فرما رہا ہے کہ صبر اور نماز سے مدد مانگو۔ اب اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ مدد مانگنا جائز ہوتا تو خدا عَزَّوَجَلَّ یہ حکم کیوں اِشَاد فرماتا کہ صبر اور نماز سے مدد چاہو! کیونکہ صبر اور نماز خدا نہیں بلکہ غیر خدا ہیں۔ اسی طرح پارہ 5 سُورَةُ النَّسَاءِ کی آیت نمبر 64 میں اِشَاد فرمایا:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ
فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ
لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ﴿۳۱﴾
تَرْجَمَةُ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر
ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر
ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان

کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول
(پارہ: ۵، النساء: ۶۴)

کرنے والا مہربان پائیں۔

امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَیْہِ اس آیت کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: کیا اللہ تَعَالَى (اپنے محبوب کی امت کے گناہوں کو) اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا۔ پھر یہ کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں اور تُو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) سے ان کی بخشش چاہے تو یہ دولت و نعمت پائیں گے۔ (اللہ تَعَالَى کا گناہگاروں کو دَرِ مُضْطَیّے پہ حاضری کا حکم دینا اور وہاں رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنا سفارشی بنانا بھی غَیْرُ اللّٰہ سے مدد مانگنا ہے اور) یہی ہمارا مطلب ہے۔ جو قرآن کی آیت صاف فرما رہی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ: ۲۱/۳۰۵)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے ”مکتبۃ المدینہ“ کی مطبوعہ 274 صفحات پر مشتمل کتاب ”صحابہ کرام کا عشق رسول“ کے صفحہ نمبر 92 پر ہے کہ، حضرت ربیعہ بن کعب اَسْلَمَی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْہُ کا بیان ہے کہ میں رات کو رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں رہا کرتا تھا، آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وضو کیلئے پانی لایا کرتا تھا اور دیگر خدمت بھی بجالایا کرتا تھا۔ ایک روز آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: سَلِّ (یعنی مانگو، کیا مانگتے ہو!) میں نے عَرَض کی: اَسْأَلُکَ مِرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّةِ۔ میں آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بہشت (جنت) میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کے علاوہ اور کچھ؟ حضرت ربیعہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْہُ نے عَرَض کی کہ میرا مقصود تو وہی ہے (یعنی جنت میں آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفاقت ہی مجھے کافی ہے)۔ آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تو کثرتِ سجدہ سے میری مدد کرو (یعنی خود بھی اس مقامِ بلند کی شان پیدا کرو، میری عطا کے ناز پر کثرتِ عبادت سے غافل نہ ہو جاؤ)۔ (صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب فضل السجود، الحدیث ۴۸۹، ص ۲۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک میں میٹھے میٹھے آقا، سرورِ ہر دوسرا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ربیعہ سے فرمایا: اَعِنِّ یعنی میری اعانت کرو! اور اسی کو اِستِغانت

وَاسْتِجَادَ یعنی مدد مانگنا کہتے ہیں۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی سے مدد مانگنا ناجائز ہوتا تو پیارے آقا، مکی مدنی صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی بھی یہ اِشَادَہ فرماتے۔ معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ دوسروں سے مدد مانگنا، انہیں اپنا حامی و مددگار ماننا جائز ہے۔ غَیْرُ اللہ سے مدد مانگنے کے مُتَعَلِّقِ مزید معلومات کیلئے شیخ طریقت، امیرِ اہْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ کے رسالے ”کراماتِ شیرِ خدا“ صفحہ 56 تا 95 کا مطالعہ کر لیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِسْ وَ سَوْ سے کی کاٹ ہو جائے گی۔

غم ہو گئے بے شمار آقا! بندہ ترے نثار آقا!
 بگڑا جاتا ہے کھیل میرا آقا! آقا! سنوار آقا!
 مجبور ہیں ہم تو کیا فکر ہے تم کو تو ہے اختیار آقا!
 میں دُور ہوں تم تو ہو مرے پاس سُن لو میری پکار آقا!

(حدائقِ بخشش، ص ۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّد

اپنے مدفن کی خبر دے دی۔۔!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی عطا سے اپنے محبوب بندوں کو لوگوں کی امداد کرنے پر قدرت عطا فرماتا ہے، اسی طرح وہی رَبُّ الْعَالَمِیْنَ عَزَّوَجَلَّ ان نیک ہستیوں میں سے جسے چاہتا ہے عِلْمِ غِیْب بھی عطا فرماتا ہے۔ منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَةُ اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ اَمِیرُ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ ایک مرتبہ مدینہ منورہ رَاَدَا اللہُ شَرَفَاہُ تَعَفُّظًا کے قبرستان ”جَنَّتِ الْبَقِیْع“ کے اُس حصے میں تشریف لے گئے جو ”حَشِّ کَوْکَب“ (ایک انصاری شخص کے باغ والی جگہ) کہلاتا تھا، آپ نے وہاں ایک جگہ پر کھڑے ہو کر فرمایا: غنقریب یہاں ایک مردِ صالح کو دفن کیا جائے گا۔“ چنانچہ آپ کے اس فرمان کے تھوڑے ہی عرصے بعد آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کی

شہادت ہو گئی اور باغیوں نے جنازہ مبارک کے ساتھ اس قدر اودھم بازی کی کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو نہ تو روضہ مُتَوَرَّہ کے قریب دفن کیا جاسکا اور نہ ہی جَنَّتِ الْبَشَّع کے اُس حصے میں مدفون کئے جاسکے جو اکابر یعنی بڑے بڑے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کا قبرستان تھا، بلکہ سب سے دُور الگ تھلگ اسی مقام ”حَسِّ لُکُوب“ میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی تدفین کی گئی جس کے بارے میں کچھ عرصہ پہلے آپ نے اِرشاد فرمایا تھا، نیز یہ وہ مقام تھا جہاں کسی کی تدفین کے مُتَعَلِّق کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا، کیونکہ اُس وقت تک وہاں کوئی قبر ہی نہ تھی۔ (ریاض النضرۃ، ج ۳، ص ۴۱ ملخصاً، کرامات صحابہ ص ۹۶، ازالۃ الخفاء، مقصد دوم، ج ۴، ص ۳۱۵ ملخصاً)

علمِ غیب اور اولیاء اللہ :

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے اولیاء کو ان باتوں کا علم عطا فرمادیتا ہے کہ وہ کب اور کہاں وفات پائیں گے اور کس جگہ ان کی قبر بنے گی؟ اور کسی کام کے انجام اور مُستَقْبَل کے حالات کو جان لینا علمِ غیب کہلاتا ہے۔ اَمِیرِ المؤمنین حضرت سَیدُنا عُمَانِ غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے جیسا اِرشاد فرمایا ویسا ہی ہوا۔ اب ذرا سوچئے! جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک صحابی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے غیب کی خبریں اِرشاد فرما رہے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کس قدر علمِ غیب سے نوازا ہو گا؟ چنانچہ پارہ 30 سُورَةُ التَّكْوِيْنِ آیت نمبر 24 میں اِرشادِ باری تَعَالَى ہے۔ ﴿وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝۳۴﴾ (پ: ۳۰، التکوین: ۲۴) تَرْجَمَہ کنزالایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بِخِیَل نہیں۔

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کو علمِ غیب بتاتے ہیں اور ظاہر ہے بتائے گا وہی جو خود بھی جانتا ہو۔ (خونفاک جادوگر، ص ۱۳) حضرت امام علامہ احمد بن محمد خطیب قسطلانی شافعی رَحْمَۃُ اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ فرماتے ہیں: سَیدِ عالم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عِلْمِ غیب پر مَطَّلَع (باخبر) ہیں، یہ بات صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان میں بہت مشہور اور ہر ایک کی زبان پر تھی۔ (المواہب اللدنیۃ بالمرح المحدث، المقصد الثامن فی طبہ... الخ، الفصل الثالث فی انباءہ بالانباء الغیبات، ج ۳، ص ۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

عَنْہ کی شان کے متعلق بیان سنا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہ

❖ نہایت ہی حلیم، سخی، نرم دل، نرم گفتار، شرافت و عاجزی کے پیکر، شرم و حیا کے مظہر ہونے کے ساتھ ساتھ ہر دلعزیز شخص تھے۔

❖ سخاوت کے مظہر تھے، راہِ خدا میں قربان کرنے کے لیے اپنے گھر بار، جان

اور اولاد کی بھی پروا نہیں کرتے تھے، اسی لیے جب ہجرت کا موقع آیا تو آپ رَضِيَ اللهُ

تَعَالَى عَنْہ نے اپنے گھر والوں کے ساتھ پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور پھر مدینہ

مُنَوَّرَہ رَاَدَاہُ اللہُ شَرَفًا وَ تَعْظِیْمًا کی طرف بھی ہجرت فرمائی۔

❖ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہ کا سُنَّتِ رسول پر عمل کرنے کا جذبہ مرحبا! صدمرحبا۔

❖ آپ کو مختلف کئی ایک القابات سے یاد کیا جاتا ہے مثلاً "ذوالنورین، جامع القرآن،

جَيْشُ الْعَصَمَةِ" یعنی تنگی والے لشکر کی مالی معاونت کرنے والے، صَاحِبُ

الْهَجْرَتَيْنِ یعنی 2 ہجرتیں کرنے والے۔

❖ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہ نے میٹھے پانی کا چشمہ 35000 ہزار دینار میں خرید کر مسلمانوں کی

سہولت و آسانی کے لیے راہِ خدا میں وقف کیا۔

میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم بھی امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے حلم کے پیکر، سخاوت کے مظہر، نرمی اور عاجزی کے خوگر

نہیں۔ اس سے نہ صرف ہمارے اخلاق میں بہتری آئے گی بلکہ لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت بھی پیدا ہوگی اور نیکی کی دعوت دینا بھی آسان ہوگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کے نقش قدم پر چلنے اور حسن اخلاق کا پیکر بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس المدینہ لائبریری کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغ قرآن کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی سُنّتوں کی خدمت کے لیے کم و بیش 97 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے۔ آسان انداز سے علم دین کی روشنی پھیلانے اور لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کروانے کیلئے ان شعبوں میں ایک شعبہ ”المدینہ لائبریری“ بھی قائم کیا گیا ہے۔ جس میں مُطالعہ کے لیے خوشگوار ماحول، آڈیو، ویڈیو بیانات و مدنی مذاکرے سُننے اور مدنی چینل دیکھنے کے لیے کمپیوٹر وغیرہ کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔ المدینہ لائبریری میں مُختلف مَوْضوعات پر مُشمّل شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، علمائے اہلسنّت کَرَّمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی اور اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَہ کی کُتب و رَسَائِل اور VCDs, CDs وغیرہ رکھنے کی مجلس کی طرف سے طے شدہ نظام کے مطابق رکھنے کی ترغیب دلائی جاتی ہے۔ ہم بھی اس سہولت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے علم دین کی برکات سے مالا مال ہو سکتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنتوں کی خدمت کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں

میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام، ہر ماہ 3 دن کے ”مَدَنی قافلے“ میں سفر کرنا“ بھی ہے۔ اَمِیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیِّدُنا عَمْرُ فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی بنو اُمیَّہ بن زید (کے محلے) میں رہتے تھے، جو مدینہ پاک کی بلندی پر تھا، ہم باری باری سرکارِ والا تبار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے، ایک دن وہ مدینہ مُنمُورہ جاتے اور واپس آکر اس دن کی وحی کا حال مجھ کو بتا دیتے اور ایک دن میں جاتا اور آکر اس دن کی وحی کی خبر کا حال ان کو بتلاتا۔ (صحیح بخاری ج 1 ص 50 حدیث 89)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کا عِلْمِ دِین سیکھنے کا جذبہ صد کروڑ

مرحبا! ہمیں بھی ہر ماہ کم از کم تین (3) دن کے مَدَنی قافلے میں ضرور سفر کرنا چاہیے۔ اس سے جہاں ہمیں علمِ دین سیکھنے کا موقع ملے گا، وہیں نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔ مَدَنی قافلے میں سفر کی بڑی برکتیں ہیں، آئیے ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار سنتے ہیں۔

جوڑوں کی بیماری بھی گئی اور بے روزگاری بھی گئی

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لُب ہے: میری ایک طرف بے روزگاری تھی تو دوسری طرف جوڑوں کے درد کی پُرانی بیماری تھی، تنگدستی اور شدید درد کے باعث سخت بیماری تھی، بہت علاج کروایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کسی اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کے ذریعے ذہن بنا کر دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں سنتوں بھرے سفر کی ترکیب بنادی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سنتوں بھرے سفر اور عاشقانِ رسول کی شفقت بھری صحبت کی بَرَکت سے میری برسوں پُرانی جوڑوں کی بیماری بالکل صحیح ہو گئی۔ مَدَنی قافلے سے واپسی پر دوسرے ہی دن ایک اسلامی بھائی آئے اور انہوں نے مجھے کام پر لگا کر میرے روزگار کی ترکیب بھی بنادی۔ یہ بیان

دیتے ہوئے اَلْحَدُّ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے، میرا کام ایک دن بھی بند نہیں ہوا اور درد بھی پلٹ کر نہیں آیا۔

جوڑ جوڑ آپکے، ہوں اگر دُکھ رہے کر کے ہمت چلیں، قافلے میں چلو
تنگدستی مٹے، رزق سُتھرا ملے در کرم کے کھلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مُصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہِ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مشکوٰۃ النصاب، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۷۵۷۱ دارالکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سُرمہ لگانے کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے دعوتِ اسلامی کے مطبوعہ رسالے ”101 مدنی پھول“

سے سُرمہ لگانے کے مدنی پھول سنتے ہیں۔

(1) فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ ”اشد“ (اث۔د) ہے

کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ “(سُنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۱۵ حدیث ۳۴۹۷) (2) پتھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سُرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۹) (3) سُرمہ سوتے وقت استعمال کرنا سنت

ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۶، ص ۱۸۰) (۴) سرمہ استعمال کرنے کے تین (۳) منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اٹلی) میں دو، (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔ (شُعَبُ الْإِيمَان، ج ۵، ص ۲۱۸-۲۱۹)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتب بہارِ شریعت حصہ ۱۶ (۳۱۲ صفحات) نیز ۱۲۰ صفحات کی کتاب ”سنّتیں اور آداب“ ہدیہ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (۱۰۱ مدنی پھول، ص ۲۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے ۶ دُرودِ پاک اور ۲ دعائیں

﴿۱﴾ شبِ جمعہ کا دُرود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِدِ عَلٰی اِيْمِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحْمَت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔^(۱)

﴿2﴾ تمام گناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَسَلِّمْ

حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔⁽²⁾

﴿3﴾ رَحْمَت کے ستر دروازے

صَلِّ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمَت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔⁽³⁾

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَدِّ مَائِ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً اَكْبَرًا اَكْبَرًا اَكْبَرًا اَكْبَرًا اَكْبَرًا اَكْبَرًا

حضرت احمد صاوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْہَادِی بَعْض بُزُرِ گوں سے نقل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔⁽⁴⁾

﴿5﴾ قُرْبِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنُور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِيَ اللهُ عَنْہُ

۲۰۰۲ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۶۵

۲۰۰۳ القول البدیع، الباب الثانی، ص ۷۷

۲۰۰۴ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الثانية والخمسون، ص ۱۳۹

تَعَالَى عَنْهُ کے درمیان بٹھالیا۔ اس سے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔⁽⁵⁾

﴿6﴾ دُرودِ شفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰتِلِہٖ الْبَقْعَدِ الْبَقْرَبِ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ
شافعِ اُمِّ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔⁽⁶⁾

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔⁽⁷⁾

﴿2﴾ ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ، سُبْحَنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خدا اے حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عزَّ وَّجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

۵... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

۶... الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

۷... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰

فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِّ

قَدَّر حاصل کر لی۔⁽⁸⁾

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلَّوْا عَلَی الْحَبِیْب!